شاہ کمال الدین گرم کنڈوی (کڑپہ) کا فارسی کلام

از

(جناب محمد سخاوت مرزا صاحب بی-اے ال ال بی عثمانیہ)

نواب آرکاٹ، غلام غوث خان المتخلص بہ اعظم بانی بزم مشاعرہ فارسی نے تذکرۂ گلزار اعظم[1] میں اپنے استاد ابوطیب خاں ؒ والا کی روایت سے جو شاہ کمال کے ساتھ رحمت آباد ؒ (اودگیر) میں زبدۃ الاولیار سید شاہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ نیلوری کی صحبتِ بابرکت میں رہ چکے ہیں، شاہ کمال کا اس طرح تعارف کرایا ہے:-

"کمال تخلص سید کمال الدین است از جملۂ سادات ہند بود...... در تدریس کتب فارسیہ متقدمین فارسی ید طولیٰ داشت وشعر ہندی وفارسی ہر دو می نگاشت — وانچہ در صبح وطن بزبانی والا رحمۃ اللہ علیہ مرقوم است بعینہ می نگارم"

اور صرف ایک شعر معہ رائے اس طرح نقل کیا ہے

"یک بیت او بایں خوبی اظہار کمالش می کند"

لب وابروئے تو در کشتن وجاں بخشیدن ذوالفقار اسد اللہ و دم روح اللہ

آرکاٹ کے ایک مشہور حکیم اور شاعر مولوی موسیٰ رضا المخاطب بہ باقر حسین خاں المتخلص بہ راقی مؤلف تذکرہ گلدستہ کرناٹک بھی علم درس میں شاہ صاحب ؒ کے شاگرد تھے چنانچہ اپنے اساتذہ کا اس طرح ذکر کرتے ہیں:-

"در آغاز حال بعد ختم کلام مجید، کتب درسی فارسی و بعضے کتب فارسیہ شافعیہ و نسخ انشا مثل انشائے بیدل و ابوالفضل، و مجمع الانشاء و مناظر الانشاو رسالہ قوشجی و دیگر رسائل فارسیہ در ہندسہ و ہیئت است وغیرہ در خدمت مستعدان روزگار خود خصوصاً

---

[1] تذکرۂ گلزار اعظم مطبوعہ مدراس تصدالاستاد نواب اعظم۔ حکیم شمیم بڑے اچھے شاعر تھے نواب نے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

از خدمت یگانۂ زماں و مستعد دوراں امیر الدین علی خلف الرشید شرف الدین علی نگین و پیشوائے عرفا و اسوۂ صلحاء و اتقیا، سید کمال الدین کمال تخلص، نوراللہ مرقدھما سند کردہ"۔ ۔ ۔ ۔

شاہ رفیع الدین[۱] قندھاری تلمیذ بلیغ اورنگ آبادی، مؤلف تذکرۂ شعرا فارسی، الموسوم بہ تذکرۂ نوبہار و خلیفۂ شاہ رحمت اللہ قدس سرہٗ بھی معاصر تھے اور سالہا سال تک رحمت آباد میں مقیم رہے۔ شاہ کمال کے صاحبزادے، شاہ اکمل نے ایک مکتوب میں، شاہ صاحب مذکور سے اپنے والد ماجد کے روابط کا یوں ذکر کیا ہے:۔

"موجب ایں شفقت و غایت اینکہ آنحضرت را از والد ایں کمترینہایت اختلاط و کمال ارتباط بلکہ در رحمت آباد اتفاق مصاحبت تا سالہا افتادہ بود"

مگر تعجب ہے کہ شاہ صاحب رح نے اپنے تذکرۂ شعراء میں شاہ کمال کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔

فارسی گو شعراء مدراس میں شاہ کمال کے معاصرین میں مولانا قربی ویلوری، سید عبداللطیف ذوقی فرزند قربی، علامہ باقر آگاہ، ابجدی، میر محسن امتیاز تلمیذ بیدل، زین العابدین خاں دیوان نور الدین محمد خاں دل، سید محمد سعید و آلا وغیرہ اور اورنگ آبادی شعراء میں، علامہ غلام علی آزاد بلگرامی نواب ناصر جنگ شہید آفتاب تخلص، شاہ قدرت اللہ بلیغ اورنگ آبادی، مولانا فخر الدین ترندی اور شاہ رفیع الدین قندھاری تلمیذ بلیغ اورنگ آبادی و عارف الدین خاں عاجز ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ طوطی ہند ناصر علی سرہندی المتوفی ۱۱۰۸ھ معاصر عالمگیر نے متاخرین کے لئے اچھا نمونہ چھوڑا تھا اور اہل کمال علی سرہندی کے طرز اور نازک خیالی کو بہت پسند کرتے تھے اور اُس کی تتبع کرنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا معاصر عاجز اورنگ آبادی کہتا ہے ؎

بس از ناصر علی عاجز گہر ریز سخن آمد　　نکوئے گر رود زیں بحر نیکو تر شود پیدا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے اپنے استاد کو چاندی میں تلوایا تھا، تذکرہ گلزار اعظم　　) ۳؎ سید شاہ رحمت اللہ مجددی الملقب بہ نائب رسول اللہ نیلوری مدراس کے بڑے زبردست شیخ گذرے ہیں جو شیخ اشرف مکی خلیفۂ شیخ آدم بنوری مجددی کے خلیفہ تھے وفات ۱۱۹۶ھ (معاصر آزاد بلگرامی) ۱؎ شاہ رفیع الدین قندھاری اجل خلفائے شاہ رحمت اللہ نیلوری وفات (　　) تذکرہ نوبہار مخطوطہ کتب خانہ مولوی عمر یافعی حیدر آباد۔

شاہ رفیع الدین قندھاری فرماتے ہیں کہ میں اپنے استاد بلیغ کے پاس ناصر علی کا دیوان لے کر گیا تھا

دیوان رفیق نواب سعادت اللہ خان کہتے ہیں بلکہ ناصر علی پر اس طرح چوٹ کی ہے ؎

نگیں در لالہ کاری شد برنگِ مصرعِ دیوان مضامینِ نہاں ناصر علی کرد انتخاب اینجا

دوسری مشہور ہستی عالم گیر دور کی مرزا بیدل ہے۔ حضرت آصف جاہ اول المتوفی ۱۱۶۱ھ کو بیدل ہی سے تلمذ تھا، میر محسن امتیاز مدراسی المتوفی ۱۱۹۰ھ بیدل ہی کے معتقد تھے، شاہ رفیع الدین قندھاری نے اپنے تذکرۂ نوبہار میں، بیدل کی بڑی تعریف کی ہے اور اُن کا یہ شعر بحر متدارک میں جس کو رکض الخیل وصوت الناقوس کہتے ہیں نقل کیا ہے جو یہ ہے ؎

چہ بود سر جملۂ غلط سبقان ز علم و عمل بفسانہ زدن زغرور دلائل بے خبری ہمہ تیر خطا بہ نشانہ زدن

اور شعراء متاخرین میں مرزا غالب نے نہ صرف فارسی بلکہ اردو میں بیدل کی اتباع کی ہے۔

گویم مشکل دگرنہ گویم مشکل

مرزا غالب سے بہت پہلے دکھنی شعراء نے بھی بیدل کی سخت زمینیں اختیار کی ہیں، باقر آگاہ مدراسی، نے لکھا ہے کہ دکھنی شعراء بحر متدارک میں درسنی کہا کرتے تھے مثلاً شاہ اعظم ؎

شاہ کمال صاحب زیر ترجمہ نے بھی فارسی و اردو میں بیدل کا طرز اختیار کیا ہے۔ دکھنی شعر ملاحظہ ہو ؎

نہ تجہ سادسا، شاہد شنگ وطناز نیرنگ نقاں کہیں ہم نے دیکھا

بتان خراسان و ہندوستان، ترک و چین و چگل روم و شام و فرنچہ،

غرض شاہ کمال نے متقدمین شعراء فارسی، مولانا سعدی، حافظ، خسرو، جامی، قدسی، بیدل، ناصر علی وغیرہ کے رنگ میں غزلیں کہی ہیں، مگر بحیثیت مجموعی تصوف غالب ہے اکثر غزلیں تصوف اور نعت پر مشتمل ہیں، سخت سے سخت اور آسان سے آسان زمین میں کہی گئی ہیں۔ بہرحال کسی میں قاصر نہیں۔ جس طرح نوابان کرنول کے دربار میں علماء وصوفیاء و شعراء کا مجمع تھا اسی طرح

انھیں پٹھانوں کی ایک شاخ نوابان کڑپہ اور سادات کڑپہ نواب میر معین الدین خاں، قطب الدولہ سپہ سالار افواج ٹیپو سلطان شہید، اور نواب عبدالقدوس خاں میانہ نواب تلپول کڑپہ اور نواب عبدالرؤف خاں میانہ نواب شاہ نور، علم و فن اور علماء و شعراء کے بڑے قدر دان تھے۔ نواب شاہ نور کے کتب خانہ میں ایک نایاب قرآن شریف تھا جس کا ہدیہ تین ہزار پگوڈا، (اشرفی) تھا۔ اور نواب عبدالکریم خاں میانہ اور نواب کڑپہ کے کتب خانہ کے دو نادر و نایاب قرآن شریف بخط نسخ جس کا حجم صرف ۳۰ اور ۶۰ اوراق علی الترتیب تھے۔ سلطان ٹیپو کے قبضہ میں آئے تھے۔

شاہ کمالؒ، میر معین الدین خاں سپہ سالار ٹیپو سلطان کے مرشد تھے، نیز سلطان ٹیپو بھی آپ کا شاید مرید نہیں تو بے حد معتقد تھا، اور بڑی تعظیم و تکریم ملحوظ رکھتا تھا۔ شاہ صاحبؒ حضرت سید جلال بخاری المعروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اولاد سے تھے، آپ کے جد سید جمال الدین ملتانی، نویں دسویں صدی ہجری میں گلبرگہ یا بیجاپور آ گئے تھے اور یہیں، حضرت سید محمد گیسو دراز گلبرگوی کے خاندان میں شادی کی، بیجاپور کی تباہی کے بعد ان کی اولاد و احفاد اضلاع کڑپہ کرنول میں آباد ہو گئے جن کی اولاد اب بھی موجود ہے۔ شاہ صاحب کے والد بزرگوار سید شاہ جمال الدین المتوفی ۱۱۶۲ھ اور برادر بزرگ سید محمد شاہ میر راجوتیؒ۔ (المتوفی ۱۱۸۶ھ) بڑے پایہ کے صوفی تھے جن کے ایک مرید اور خلیفہ مولوی جان محمد لاہوری، بیان کئے جاتے ہیں۔ بہر حال شاہ صاحبؒ ایک اعلیٰ خاندان کے رکن تھے اور اس خاندان کے اکثر افراد علم و فضل و عرفان میں یکتائے روزگار تھے جس کا تفصیلی حال ہم اپنے مضامین "شاہ میر راجوتیؒ" در رسالہ اردو و نوائے ادب میں آپ کی دکھنی تصنیفات کے ضمن میں کر چکے ہیں۔ یہاں صرف فارسی تصانیف اور کلام سے بحث ہے۔

شاہ کمالؒ نے ۱۲۲۴ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہی، قطعات تاریخ وصال غیر مطبوعہ یہ ہیں

؎ کمالش خضرِ راہِ عارفیں بود — جمالش شمعِ بزمِ واصلین است

بسالش برکش آہ و فاتحہ خواں — مزار شہ کمال اللہ این ست

۱۲۳۱ - ۷ = ۱۲۲۴ھ

دیگر، اس کے ہر مصرعہ سے تاریخِ وصال نکلتی ہے ؎

مایۂ حسب پیر و مرشد شہ کمال	اہل معنی، نیک خلق و نیک اساس
جانب خلد جناں شد زیں جہاں ۱۲۲۴ھ	قبلۂ ارباب بینش حق شناس ۱۲۲۴ھ

فارسی تصانیف | تصوف (۱) کمال المعرفت، فارسی نثر۔ اس کا حوالہ شاہ صاحب نے اپنی تصنیف کلمات کمالیہ میں دیا ہے ہماری نظر سے نہیں گزری۔

(۲) کلام کمال و کمالی کلام: (نظم و نثر) تصنیف قبل ۱۲۱۳ھ صفحات ۸۶ تقطیع کلاں فلسکیپ، مکتوبہ ۱۲۳۱ھ (کتب خانۂ آصفیہ) بایماء و تعلیم نواب میر معین الدین خاں۔

دوسرا قدیم نسخہ مکتوبہ سید علی لاآمح فرزند مصنف، ۱۲۲۵ھ۔ گویا وفات کے ایک ہی سال بعد کا، مولانا شاہ قادر علی، نبیرہ شاہ میرؒ کے پاس موجود ہے۔

(۳) کلمات کمالیہ فارسی نثر، نسخہ قلمی غالباً مصنف (کتب خانۂ آصفیہ)

(۴) ترجمہ رسالہ اذکار عربی مؤلفہ سید اکبر حسینی فرزند حضرت گیسو دراز گلبرگوی تالیف قبل ۱۲۱۳ھ

اخلاق:۔ (۵) رحیما بطرز کریما، مطبوعہ ۱۲۹۱ھ مطبع احمد قلندر بنگلور، (برٹش میوزیم ۱۸۹۵ء)

(۶) معدن محاسن، بجواب پندنامہ عطارؒ:۔۔۔ تصنیف ۱۲۰۱ھ ۔۔۔ ۴۶۵ ابیات مطبوعہ مطبع احمد قلندر بنگلور ۱۳۰۱ھ۔

قطعۂ تاریخ ؎

محاسن راست معدن ذات آں	شصت و پنج و چار صد ابیات آں
در شروع سیومی صد بر ہزار	شد نظم ایں گوہران آب دار

فن حدیث (۷) اربعین ترجمہ چہل حدیث منظوم، تصنیف قبل ۱۱۹۲ھ

(۸) اربعین ترجمہ چہل حدیث منظوم تصنیف ۱۱۹۳ھ جن کا قطعہ تاریخی یہ ہے ؎

بنمودم ترجمہ گر پیش ازیں نیک	بنظم پارسی یک اربعین لیک
دریں اشعار کہ سیوم سال ہجرت	بر الف است صد و نود بفکرت

۱۱۹۰+۳ = ۱۱۹۳ھ

فن نعت (۹) نصاب شاہ کمال، تصنیف قبل ۱۱۷۲ھ

(۱۰) نصاب شاہ کمال، تصنیف ۱۱۷۲ھ مطبوعہ بنگلور ۱۲۹۵ھ

(مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ مکتوبہ ۱۲۲۲ھ بزمانہ حیات مصنف) روئیداد معارف اسلامیہ لاہور بابتہ ۱۹۳۰ء میں پروفیسر محمود شیرانی نے لکھا ہے کہ یہ نصاب گذشتہ صدی میں کئی مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ نیز پروفیسر مرحوم نے شاہ کمالؒ کے ایک اور نصاب کا حوالہ دیا ہے اور شاہ صاحبؒ کے مرشد کا نام شمشیر لکھا ہے، جو غالباً سہو کتابت ہے، دراصل ان کے مرشد کا نام "شہمیر" (شاہ میر) تھا۔ بہرحال نصاب مذکور کا قطعہ تاریخ درج ذیل ہے

باعث آں شد کہ نظم مختصر ۔۔۔ در نعت سازیم از نوعے دگر
کاں نگفت از شعر برداراں کسے ۔۔۔ گرچہ خود کردند صنعتہا بسے
یک ہزار و یکصد و ہفتاد و چار ۔۔۔ بود از ہجرت چو شد کامل عیار

دیوان فارسی:۔ مخطوطۂ آصفیہ ۱۲۷۹، تحریر ۱۳۱۱ء کا مکتوبہ ہے جس میں ۷۶ غزلیں، ۵ مخمس، ۱ مناجات ۱ نظم مشتمل بہ صنایع و بدائع۔ ۷ قطعات تاریخی، ۱ نظم الفاظ ہم عدد۔ پر مشتمل ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار اشعار۔ اس کا دوسرا نسخہ مولانا قادر علی شاہ صاحب کرنولی کے کتب خانہ میں ہے جو ۱۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف نسخے اس سلسلہ کے معتقدین کے پاس بھی ہیں۔ ہمارے پیش نظر اول الذکر دو نسخے ہیں، بعض نایاب غزلیں اور نظمیں، دوسری تصانیف مثلاً کلمات کمالیہ در کلام کمال میں بھی ہیں۔ جو دیوان میں نہیں، چنانچہ ایک ۳۵ بیت کا نعتیہ قصیدہ فارسی صنعت مہملہ میں، کلام کمال میں درج ہے۔ جو لاجواب ہے جس کے نمونے فیضی، غنیمت کنجاہی وغیرہ کے کلام میں پائے جاتے ہیں، دکن میں محمد قلی قطب شہ بحری۔ شاہ کمالؒ اور منشی غلام حسین جوہر بیدری مولف ماہ نامہ کے کلام میں بعض نمونے صنعت مہملہ کے موجود ہیں اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ دیوان کی ترتیب از سر نو کی جائے اور اس کو زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔ مدراس کے تذکرہ جات شعرا فارسی میں صرف آپ کا ایک ہی شعر ملتا ہے اس لئے ہم شاہ کمالؒ کے دیوان نیز دیگر تصانیف سے کچھ انتخاب کلام درج ذیل کرتے ہیں جس سے حسن کلام کا اندازہ ہوگا:۔

ابتداء دیوان:۔ ــــــــــــــ

سپاس منعم یکتائے غیر ہمتا را   کہ داد نعمتِ توحید و معرفت جاں را

شاہ کمالؒ علاقہ مدراس کے اساتذہ میں جگت استاد تھے، اور علوم متداولہ میں بقول نواب اعظم جاہ، کمال حاصل تھا، آپ کی تفہیم چاشنی عرفان سے خالی نہ ہوتی تھی، ہم یہاں گلستانِ سعدیؒ کے دیباچہ کے مشہور قطعہ "گل خوشبوئے در حمام روزے" کی جو عالمانہ اور عارفانہ تشریح فرمائی ہے بغرض ضیافتِ طبع نقل کرتے ہیں جس سے آپ کا فارسی زبان پر عبور، سلاست و روانی فصاحت و بلاغت کا اندازہ ہوگا جو یہ ہے:۔

گلِ خوشبوئے در حمام روزے   رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے   کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم   ولیکن مدتے با گل نشستم
کمالِ ہمنشیں در من اثر کرد   وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

شرح:۔ گل خوشبوئے ۔ قال صحیح کہ عین حال صحیح باشد،

حمام ۔ کنایہ از دنیا یا خلوت گاہ مرشد،

روزے ۔ روزیکہ باشیخ کامل بیعت نمودہ داخل،

طریق شدم، و قابلِ تعلیم و تلقین و ارشادش گشتم،

بدستم رسید ۔ بسمعم رسید قولِ حق و کلام اصدق وے،

مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلآویز تو مستم :۔ کلام لفظی بدہان و زبان و دیگر مخارج تعلق دارد۔ بوئے خوش کنایہ از مفہوم و معنیش باشد، موجب مسرت و تازگی دل و جان و باعثِ مستی و سرشاری روح رواں ۔ قال صحیح مرشد خود کہ کلام لفظی اوست بیمن و برکت و ساطت اورایحہ وصال و اتصال محبوب حقیقی و مطلوب معنوی جل ذکرہ بمشام من رسید، و مقام فنا فی اللہ و بقا باللہ کہ آں حال مطلق و ذکر خفی و عبادت دائمی و توحید حقیقی و معرفت یقینی مرا بوسیلۂ جمیلہ تو میسر و محصل گردیدہ ۔ این معنیٰ اعجب العجائب است کہ بدون کسب و عمل و ریاضت و مشقت و مجاہدہ و مکابدہ بمجرد

استماع قالِ صحیح را حالِ صحیح حصول پذیرفتہ، پس قال صحیح مرشد در جواب سوال من مسترشد بگفتا من گلِ ناچیز بودم ولیکن مدتے باگل نشستم، قال صحیح را گل ناچیز ازاں گفت کہ قال صحیح کلام لفظی است آں عبارت از حروف و اصوات است کہ از قبیل اعراض اند و از جملہ اعراض و محدثات است بمن گفت کہ من گلِ ناچیزم یعنی بنفسہٖ موجود نیستم و عرض و حادثم، گل کلام نفسی حق سبحانہٗ قدیم و باقی، وآں عبارت از اظہار و ابراز مکنونات و مخزونات و معلومات و مشہودات وے تعالیٰ است. ازلاً، رابطہ و پیوند، مدتے باگل نشستم کنایت از یگانگی مع بیگانگی است میداشتم، بلکہ ہماں کلام نفسی حق است کہ بلباس کلام لفظی عارف متلبس گشتہ، بنا برآں گفت "کمالِ ہم نشیں در من اثر کرد" کمال ہمنشیں ہمیں است کہ بمجرد استماع قال صحیح سامع را حال دائمی مطلق حاصل گردد کہ عبارت از رفع خیال غیریت و رفع وہم اثنینیت است، حدیث قدسی دع نفسک فتعال۔ اے دع وہم غیرک..... وصال اینجائیکہ رفع خیال است الخ قرب نے بالا و پستی رفتن است الخ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم :۔ فرق درمیان کلام لفظی و نفسی از عرضیت و جوہریت و حدوث و قدم و چونی و بیچونی و فنا و بقا، کمال و زوال، مجبولیت و غیر مجبولیت میان گُل و گِل بلطافت و کثافت۔ الخ۔ (ص ۶۷ کلمات کمالیہ قلمی آصفیہ ۸۶۶ تصوف)

نعت پیغمبرِ مختار معصوم در حلیۂ گفتار منظوم :۔

محمد رسول اللہ آمدہ ۔۔۔ رؤس رسل را کلاہ آمدہ
محمد کہ اللہ ہوا دار او ۔۔۔ دل و روح اہلِ ہوا دار او
محمد مراد و مرامِ ہمہ ۔۔۔ سر و سر گروہِ امامِ ہمہ
رسول اسم و اللہ مسماء او ۔۔۔ کہ حل کردہ سر معماء او
محمد کہ آگاہ اسرارِ ہو ۔۔۔ محمد دلارام و دل دار ہو
مدارِ درود و سلامِ الٰہ ۔۔۔ محل درودِ کلامِ الٰہ
محمد کہ سالارِ بیت الحرام ۔۔۔ محمد کہ صدرِ صدورِ کرام

ہمہ کارہا را روا کردہ او   ہمہ دردہا را دوا کردہ او
محمدؐ کہ دلال وصل احد   محمدؐ کہ حلال سرِ صمد
ورا در وراء کو کہ ہمسر کدام   وراء الوراء آمدہ او مدام
محمدؐ کہ محمود و حامد الٰہ   محمدؐ کہ حد و واحد الٰہ
سر آمد رسل را در امر الوک   در اسلام آورد مردم کروک
محمدؐ کہ اصل اصولِ ہمہ   عدم آدم و او رسولِ ہمہ
مطرا کہ رد الحمیٰ در طلل   در اعطاء آلاء کماء المسل
محمدؐ رسول احمدؐ مرسل او   در اولاد آدم ہمہ اکمل او
ہمہ اہلِ املاک مملوکِ او   اولو الامر مامور و مملوکِ او
محمدؐ علم در علو ہمم   محمدؐ سمر در عطا و کرم
دہد اہل کام ولا وصلِ او   دہد روح در مردہا لعلِ او
دل و مہر او ماء و داماء ما   محمدؐ کہ لولوء لالاء ما
کروح و سپر مطہر رسول   کمسک و عطر معطر رسول
ورا مہر و ماہ سما عکس او   عکس را کہ رو مد لہم کرد مو
ہمارہ مرا ورا رسد علم و حلم   سماح و وداد و مداد او سلم
در احکام ہر دو سرا عدل و داد   سلوک صراط صلاح و سداد
رسول الملاحم در اسماء او   عدو اللہ آمد اعداء او
مکرم و ماح و مدعو و داع   وصول و ہاد و وہید مطاع
مطہر و طاہر مصحح ہمو   مؤمل و صالح و مصلح ہمو
طہور آل و اولاد او ہر ہمہ   معد آمد اکرام او در ہمہ
ہم او را محامد کہ لا حصر و عد   کدام آورد کلہا در عدد

دلا گو کمالِ محمدؐ رسول — کما ہو کرا آمدہ در حصول
مدام ہوار محمدؐ مدام — دمادم حلال آمدہ لا کلام
الٰہا وصال دلارام دہ — دل و روح را روح و آرام دہ
ہوا و ہوس کردہ آوارہ ام — در امداد او دار ہموارہ ام
کمالا رہ آورد راہ وصول — دمادم درود و سلام رسول
روا دار گر کردہ ام لامحال — کلام مراسم سحر حلال
درود الٰہ و سلام سلام — محمدؐ محمدؐ و آل کرام

انتخاب غزلیات فارسی شاہ کمالؒ

ردیف الف غزل (۱)

اے دلارام ما و دلبرِ ما — مہ رخِ ما و مہرِ پیکرِ ما
دلِ ما بلبلِ گلِ رخِ تست — لالہ رخسارِ ما سمن برِ ما
قمریِ جان فدائے قامتِ تو — سروِ بالائے ناز پرورِ ما
لبِ لبریزِ تو ز شہد و شکر — زمزم و سلسبیل و کوثرِ ما
حلقۂ زلف سایہ گسترِ تو — چترِ ما تاجِ ما و افسرِ ما
اثرِ بادۂ ہوائے لبت — نرود تا قیامت از سرِ ما
نورِ دل خشک شد ز تاب غمت — شاہد است آب دیدۂ ترِ ما
چہ شود گر ز روئے مہر شبے — در بر آئی مہِ منورِ ما

چہ عجب گر کمال را گوئی
مرحبا واصفِ سخنورِ ما

(باقی)